بنی اسرائیل (یہودیوں) نے کیا تین سو نبیوں اور رسولوں کو قتل کیا تھا؟

قرآنِ مجید اس تخیل کی نفی فرماتا ہے!

قرآنِ مجید میں بنی اسرائیل کے متعلق ایک ہولناک اور رسوا کن حقیقت سے آگاہ کیا گیا ہے۔

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلذِّلَّةُ وَٱلْمَسْكَنَةُ وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ

''اور ان پر مغلوبیت اور سکونت کی محتاجی مسلط کردی گئی ہے اور اللہ کی طرف سے غضب میں گھر گئے ہیں'' (حوالہ البقرۃ-٦١)

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوٓا۟ إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ ٱلنَّاسِ

''ان پر مغلوبیت لیس کردی گئی ہے خواہ وہ (دنیا میں بمع اسرائیل) کہیں بھی پائیں جائیں سوائے اس کے کہ اللہ کی امان پائیں اور لوگوں میں سے کسی کی امان لیں

وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ

اور وہ اللہ کی طرف سے غضب میں گھر گئے ہیں

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْمَسْكَنَةُ

اور ان پر سکونت کی محتاجی لیس کردی گئی ہے'' (حوالہ آلِ عمران-١١٢)

یہودیوں کے ساتھ ایسا کس وجہ سے ہوا؟ ارشاد فرمایا:

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ وَيَقْتُلُونَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ (حوالہ البقرۃ-٦١)

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ وَيَقْتُلُونَ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ (آلِ عمران-١١٢)

ان کا ترجمہ اور تفسیر کرنے کے عام رواج کی ایک جھلک یہ ہے:

[ترجمہ مولانا محمد جوناگڑھی۔ تفسیر مولانا صلاح الدین یوسف۔ قرآنِ کریم شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس۔ سعودی عرب]

''یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے'' [تفسیر۔ یہ ذلت وغضب الٰہی کی وجہ بیان کی جارہی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار اور اللہ کی طرف بلانے والے انبیاء علیہم السلام اور داعیان حق کا قتل اور ان کی تذلیل واہانت، یہ غضب الٰہی کا باعث ہیں۔ کل یہودا اس کا ارتکاب کرکے مغضوب اور ذلیل ورسوا ہوئے تو آج اس کا ارتکاب کرنے والے کس طرح معزز اور سرخرو ہوسکتے ہیں]

[ترجمہ مولانا احمد رضا خان بریلوی۔ تفسیر مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن]

''یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے'' [تفسیر جیسا کہ انہوں نے زکریا و یحییٰ علیہم السلام کو شہید کیا اور یہ قتل ایسے ناحق تھے جن کی وجہ یہ قاتل خود بھی نہیں بتا سکتے]

Yusuf Ali: This because they went on rejecting the signs of Allah and slaying His messengers without right

Pickthall: That is because they used to disbelieve the revelations of Allah, and slew the Prophets wrongfully.

F. Malik: because they disbelieved Allah's revelations and slew His prophets unjustly

[Reference Computer CD "Alim" ISI Software Corp. U.S.A]

Meanings of "Slay": kill, murder,assasinate, massacre, slaughter.

یہ ترجمہ و تفسیر تحقیق اور آثارِ علم کا نتیجہ نہیں بلکہ زمانہ قبل کے بعض مفسرین کی کہی ہوئی بات کو محض دہرایا گیا ہے۔ تفسیر ابن کثیر، جن کے پبلشر کا دعویٰ ہے کہ برصغیر کی تفاسیر اس سے ماخوذ ہیں، میں یہ بیان ہوا تھا ''بنی اسرائیل ایک ایک دن میں تین تین سو (۳۰۰) نبیوں کو قتل کر ڈالتے پھر بازاروں میں جا کر اپنے لین دین میں لگتے تھے''۔ بعض دوسری تفاسیر میں یوں لکھا ہے ''بنی اسرائیل نے ایک دن ایک ہی ساعت میں ۴۳ نبیوں کو قتل کیا تھا'۔ 'بنی اسرائیل نے شروع دن میں تین سو نبیوں کو قتل کیا اور شام کو سبزی پالا بیچنے بیٹھ گئے''

عجب تضاد ہے! البقرۃ کی آیت ۵۴ کی تفسیر میں یہ خیال آرائی کی گئی کہ بنی اسرائیل اس قدر فرمانبردار تھے کہ اپنے ایک رسول کے کہنے پر اپنے ہی بہن بھائیوں اور رشتے داروں میں سے ستر ہزار نفوس کو قتل کر کے اپنے ایک ظلم کا ''کفارہ'' ادا کرتے تھے اور پھر اسی بنی اسرائیل کو اس قدر ظالم اور شقی القلب قوم کے روپ میں پیش کرتے ہیں کہ ایک ایسی قوم ہے جس نے ایک ایک دن میں دو چار نہیں بلکہ اکھٹے تین تین سو (۳۰۰) نبیوں کو قتل کیا تھا اور اتنے سفاک قاتل تھے کہ اس کے بعد بازاروں میں لین دین میں لگ جاتے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

بنی اسرائیل بارہ قبیلوں پر مشتمل تھی (حوالہ الاعراف۔۱۶۰)۔ ذہن کو کہانیوں کی قید سے آزاد کریں تو لمحے بھر کا غور اس تخیل کو مسترد کر دینے کیلئے کافی ہے کہ یہ ناقابل فہم اور ناقابل قبول ہے کیونکہ بارہ قبیلوں پر مشتمل بنی اسرائیل میں بیک وقت سینکڑوں کی تعداد میں نبیوں کی موجودگی بعید از قیاس ہے۔ قرآنِ مجید ایک وقت میں چار نبیوں کی موجودگی کی شہادت دیتا ہے یعنی ابراہیم علیہ السلام اور بڑھاپے میں پیدا ہونے والے بیٹے اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے علاوہ ان کے زمانے میں لوط علیہ السلام موجود تھے لیکن قرآنِ مجید

اس کی تائید نہیں کرتا کہ کسی قوم بشمول بنی اسرائیل کی جانب بیک وقت سینکڑوں کی تعداد میں انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کیا گیا تھا۔ بنی اسرائیل میں سینکڑوں کی تعداد میں نبیوں کی ایک وقت میں موجودگی اور قتل کئے جانے کی نفی سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۴۶،۸۷، المائدہ کی ۴۶ المومنون کی ۴۴ اور الحدید کی آیت ۲۷ سے بھی ہوتی ہے جہاں بتایا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر ان کی طرف رسول بھیجے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۴۶ میں بتایا:

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلْمَلَإِ مِنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ مِنۢ بَعْدِ مُوسَىٰٓ

''کیا آپ (ﷺ) نے بنی اسرائیل کے سرداروں کے بارے میں غور نہیں کیا

إِذْ قَالُوا۟ لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ٱبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَـٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ

جب ان تمام نے اپنے نبی سے کہا'' ہمارے لئے امیر (سپہ سالار) مقرر کریں، ہم اللہ کیلئے جنگ کریں گے''

بنی اسرائیل کے سرداروں کی بات سے واضح ہے کہ ان کے درمیان سینکڑوں نبی موجود نہیں تھے بلکہ انہوں نے اپنے درمیان موجود اپنے ایک نبی سے یہ بات کہی تھی۔ اور سورۃ المومنون کی آیت ۴۴ کی ابتدا میں فرمایا:

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّ مَا جَآءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ

''بعد ازاں، ہم نے اپنے رسولوں کو وقفوں وقفوں کے ساتھ متواتر بھیجا۔ جب بھی کسی امت کی طرف رسول آتا وہ اسے جھٹلا دیتے''

ان آیات مبارکہ نے بتایا ہے کہ بنی اسرائیل کی جانب بیک وقت سینکڑوں کی تعداد میں انبیاء کرام کو مبعوث نہیں فرمایا گیا تھا۔ اور جب بیک وقت سینکڑوں کی تعداد میں انبیاء کرام مبعوث فرمائے ہی نہیں گئے تو بنی اسرائیل ایک ایک دن میں تین تین سو نبیوں کو ایک ہی ساعت میں اکھٹے قتل کیسے کر سکتے تھے؟ اپنی عقل استعمال کرنے سے کسی کی بے ادبی نہیں ہوتی کہ ہم اس سوال کا جواب بھی نہ دیں۔